بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

خطبہ نمبر ۲۱

ربوہ

روزنامہ

الفضل

یوم چہارشنبہ

ایڈیٹر
روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۹ احسان ۱۳۴۴ھش ۷ محرم ۱۳۸۵ھ ۹ جون ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۲۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۸ جون بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف رہی اور اعصابی ضعف بھی رہا۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجنے اور قرآن مجید کو نازل کرنے کی عظیم الشان غرض

خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ تا دنیا کو عظیم الشان رحمت کا نمونہ دکھاوے

"میں نے کئی دفعہ اس سے پہلے بھی بیان کیا ہے اور اب بھی اس کا بیان کرنا فائدہ سے خالی نہیں ہے۔ اس لئے میں پھر کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جو انبیاء کو بھیجتا ہے اور آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے دنیا کی ہدایت کے واسطے بھیجا اور قرآن مجید کو نازل فرمایا تو اس کی غرض کیا تھی؟ ہر شخص جو کام کرتا ہے اس کی کوئی نہ کوئی غرض ہوتی ہے۔ ایسا خیال کرنا کہ قرآن شریف نازل کرنے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجنے سے اللہ تعالیٰ کی کوئی غرض اور مقصد نہیں ہے، کمال درجہ کی گستاخی اور بے ادبی ہے کیونکہ اس میں (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کی طرف ایک فعل عبث کو منسوب کیا جائیگا۔ حالانکہ اس کی ذات پاک ہے (سبحانہ وتعالیٰ شانہ)

پس یاد رکھو کہ کتاب مجید کے بھیجنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا ہے کہ تا دنیا پر عظیم الشان رحمت کا نمونہ دکھاوے جیسے فرمایا وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور ایسا ہی قرآن مجید کے بھیجنے کی غرض بتائی کہ ھدًی للمتقین۔ یہ ایسی عظیم الشان اغراض ہیں کہ ان کی نظیر نہیں پائی جا سکتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ جیسے تمام کمالات متفرقہ جو انبیاء میں تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں جمع کر دیئے۔ اسی طرح تمام خوبیاں اور کمالات جو متفرق کتابوں میں تھے وہ قرآن شریف میں جمع کر دیئے اور ایسا ہی جس قدر کمالات تمام امتوں میں تھے وہ اس امت میں جمع کر دیئے۔ پس خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم ان کمالات کو پالیں اور یہ بات بھی بھولنی نہیں چاہیئے کہ جیسے وہ عظیم الشان کمالات ہم کو دینا چاہتا ہے اسی کے موافق اس نے ہمیں قویٰ بھی عطا کئے ہیں۔ کیونکہ اگر اس کے موافق قویٰ نہ دیئے جاتے تو پھر ہم ان کمالات کو کسی صورت اور حالت میں پا ہی نہیں سکتے تھے۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۴۰-۳۴۱)

اخبار احمدیہ

—• محترم مولوی محمد حسن صاحب مولوی فاضل جو کہ مدرسہ احمدیہ قادیان کے اولین فارغ التحصیل طلباء میں سے تھے۔ ۳ جون بروز جمعرات رات کے ۱۱ بجے جڑانوالہ میں انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم خود بھی صحابی ہونے کے علاوہ حضرت مولوی نور محمد صاحب ڈاک خانہ نانگٹ ضلع لدھیانہ (جو ۳۱۳ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھے) کے خلف الرشید تھے۔ نہایت مخلص نیک اور سلسلہ کے فدائی بزرگ تھے۔ ۴ جون بروز جمعہ مولوی صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ صاحبزادگان نعش کو جڑانوالہ سے بذریعہ ٹرک ربوہ لائے۔ بعد از نماز جمعہ محترم مولانا مولوی جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ چونکہ آپ موصی اور صحابی تھے آپ کی نعش کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ خاص میں سپرد خاک کیا گیا۔ احباب سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم مولوی صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کو جن میں تین صاحبزادگان اور دو بیٹیاں اور ایک بیوہ شامل ہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

محمد اقبال حسین ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر دارالرحمت غربی (ربوہ)

—• کراچی (بذریعہ ڈاک) محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری رضی اللہ عنہ آجکل کراچی میں ہیں۔ آپ کی طبیعت شدید کھانسی کے باعث ناساز ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(مبارک احمد بقاپوری ۱۰۶ ایف ایچ سینیا لائنز کراچی)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

حقیقی نیکی وہی ہے جس کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے

اولاد کی صحیح تربیت انسان کو جنت کا وارث بنا دیتی ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۹ر دسمبر ۱۹۳۲ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

حقیقی نیکی دنیا میں وہی ہوتی ہے جو قائم رہے اور جس کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

زیادہ بہتر نیکی

وہ ہے جو زیادہ دیر تک قائم رہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جو نیکی زیادہ دیر تک قائم رہے گی اس کا ثبوت بھی متواتر ملتا رہے گا اور جو ختم ہو جائے گی اس کا ثواب بھی اس کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گا۔ پس حقیقی نیکی وہی ہے جس کے دنیا میں قائم رہنے کے سامان ہوں۔ انسان نماز پڑھتا ہے جو

دل کے اندر نور

پیدا کرنے والی چیز ہے اور اسے پڑھنے والا اللہ تعالیٰ سے وابستگی اور تعلق محسوس کرتا ہے بشرطیکہ اس کے دل کی آنکھیں کھلی ہوں۔ لیکن ایک نماز کا اثر دوسری نماز تک رہتا ہے۔ اگر وہ دوسری نماز پڑھے تو وہ نور جاری رہتا ہے ورنہ بند ہو جاتا ہے۔ پھر دوسری نماز سے جو نور حاصل ہوتا ہے وہ تیسری تک رہتا ہے اور تیسری کا چوتھی تک۔ اسی طرح جمعہ کی عبادت ہے۔ اس سے جو نور حاصل ہوتا ہے وہ اگلے جمعہ تک جاری رہتا ہے۔ اگر انسان دوسرا جمعہ پڑھے تو وہ نور جاری رہتا ہے اور اگر نہ پڑھے تو وہ نور ختم ہو جاتا ہے عید سے بھی انسان کو ایک نور حاصل ہوتا ہے جو اگلی عید تک رہتا ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ ہے۔ جن لوگوں پر زکوٰۃ فرض ہے اگر وہ اسے ادا کریں تو ان کو ایک نور ملتا ہے اور

تزکیۂ نفس

ہوتا ہے۔ لیکن جب دوسری بار اس کی فرضیت کا وقت آیا اور ادا نہ کی گئی تو وہ سلسلہ ختم ہو جاتا ہے اور پھر یہ ساری چیزیں انسان کی زندگی کے ساتھ ختم ہو جاتی ہیں۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ غرضیکہ تمام نیکیاں جو عبادات سے تعلق رکھتی ہیں موت کے ساتھ ختم ہو جاتی ہیں۔ اور جب حقیقی نیکی وہی ہو سکتی ہے جس کا فائدہ

مستقل اور دائم

رہے تو وہ ہمیں کسی اور جگہ تلاش کرنی پڑیگی اس میں شبہ نہیں کہ ان کے نتائج اگلے جہان میں ملتے ہیں لیکن وہی بیج کرتا ہے نئی کوئی چیز اس میں داخل نہیں ہوتی کیونکہ نئی چیزیں جب ختم ہو جائیں تو

ثواب کے نئے ذرائع

بھی بند ہو جاتے ہیں۔ جس طرح ہم ایک درخت بوتے ہیں۔ وہ پھل دیتا ہے۔ پھر دوسرا درخت بوتے ہیں وہ بھی پھل دیتا ہے غرضیکہ جتنے درخت بوئیں گے اتنے ہی پھل دیں گے لیکن یہ نہیں کہ وہ زیادہ ہو جائیں مثلاً ہم نے تین درخت بوئے ہیں وہ تینوں پھل دیں گے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی چوتھا بھی ہو جائے۔ وہ تین کے تین ہی رہیں گے۔ یہی مثال اعمال کی ہے۔

نماز ایک درخت ہے

جب اس کا بیج بویا گیا تو وہ یقیناً پھل دے گا۔ اسی طرح روزہ ایک درخت ہے جو پھل دے گا۔ حج۔ زکوٰۃ۔ بندوں کے ساتھ حسن سلوک وغیرہ علیحدہ علیحدہ درخت ہیں جو پھل دیں گے لیکن جس دن موت آ گئی اسی دن ان درختوں کا لگنا بھی بند ہو جائے گا۔ جتنے درخت لگ چکے ہیں وہ ضرور پھل دیں گے لیکن وہ آگے بڑھ نہیں سکیں گے۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو یہ فرماتے ہیں کہ

بہتر نیکی

وہی ہے جو دائم رہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ جس کا پھل دائمی ہے۔ کیونکہ پھل تو ہر ایک نیکی کا دائمی ہوتا ہے۔ نماز کے بدلہ میں جو جنت ملتی ہے وہ ہمیشہ کے لئے ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ کچھ عرصہ کے بعد واپس لی جائے۔ اسی طرح زکوٰۃ۔ حج اور روزہ وغیرہ عبادات کے بدلہ میں ہمیشہ کے لئے ہی انسان جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد موجود ہے تو اس کے لئے ہمیں کوئی اور میدان تلاش کرنا پڑے گا۔ ورنہ ان معنوں میں تو ہر نیکی دائم رہنے والی ہے۔ دراصل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد اس نیکی سے ہے جو موت کے بعد بھی نیک عمل جاری رکھنے کا باعث ہو۔ اور کبھی بند نہ ہو۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ

ایسی نیکیاں تین ہیں

جو موت کے بعد بھی جاری رہتی ہیں اور جن کے متعلق یقینی ثبوت موجود ہیں۔ ان میں سے ایک تبلیغ ہے۔ جب انسان دوسرے کے لئے سچی ہدایت کا باعث ہوتا ہے تو جب تک وہ ہدایت باقی رہتی ہے اس کو اجر ملتا رہتا ہے۔ مثلاً اس نے ایک شخص کو سیدھا راستہ دکھایا وہ آگے کسی اور کی ہدایت کا موجب ہوا۔ پھر اس نے آگے کسی اور کو تبلیغ کی اور اسے راہِ راست پر لایا تو یہ سلسلہ جب تک جاری رہے گا سب کی نیکیوں میں سے اسے بھی حصہ ملتا رہے گا دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نمازیں روزے اور حج وغیرہ نیکیاں اگرچہ ختم ہو گئیں لیکن آپؐ کی

تبلیغ کی نیکی

آج بھی جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گی۔ دوسری نیکی تعلیم ہے۔ تبلیغ اسے کہتے ہیں کہ غیر مذاہب کے لوگوں کو مذہب حقہ کی طرف ہدایت دینا اور تعلیم کے معنے ہیں اس میں داخل ہونے والوں کو

مذہب کا صحیح مفہوم بتانا

قرآن کریم اور اس کا ترجمہ پڑھانا احادیث پڑھانا اور کسی دنیوی لالچ کے لئے نہیں بلکہ محض اللہ تعالےٰ کی رضا جوئی کے لئے دین سے دوسروں کو آگاہ کرنا یہ بھی دائمی نیکی ہے جن

اشخاص کو تعلیم

دی جائے وہ یا ان میں بعض اگر اور لوگوں کو تعلیم دیں اور پھر ان سے سیکھنے والے آگے اس سلسلہ کو چلائیں تو ان سب کا ثواب اسے ملتا رہے گا۔ اور بالکل ممکن ہے کہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے اور قیامت تک ہی اس کے باغ میں نئے درخت بوئے جاتے رہیں۔

تیسری چیز تربیت ہے یہ بھی ایک مستقل نیکی ہے۔ جو شخص اپنی اولاد کی تربیت صحیح رنگ میں کرتا ہے اور اس کی

اولاد آگے اپنی اولاد کی تو اس طرح جہاں تک یہ سلسلہ جاری رہے۔ اسے ثواب ملتا رہے گا۔ اور ممکن ہے اس خاندان میں قیامت تک کوئی نہ کوئی نیک پیدا ہوتا رہے اور اس طرح اس کے

باغ میں نئے درخت

لگتے ہیں۔ غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اس ارشاد سے کہ بہتر نیکی وہی ہے جو ہمیشہ جاری رہے یہی مفہوم تھا۔ بیشک نماز میں سستی پانیوالا مستقل نجات نہیں پا سکتا یعنی براہ راست بغیر دوزخ میں داخل ہونے کے جنت میں نہیں جا سکتا۔ یوں تو ایک وقت کے بعد سب جنت میں چلے جائیں گے لیکن نماز کے تارک کا اس میں سستی کرنے والے کا سیدھا قدم جنت میں نہیں جا سکتا۔ یہی حال زکوٰۃ اور حج وغیرہ دوسری عبادات کا ہے۔ کہ ان کے بغیر انسان سیدھا جنت میں نہیں جا سکتا۔ گویا وہ نہایت ضروری ہیں انہیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہ اصل چیزیں ہیں۔ اور وہ نیکیاں زینت ہیں۔ ایک مکان چھت اور دیواروں کے ساتھ مکمل ہو جاتا ہے لیکن بعض زینت کی چیزیں ہوتی ہیں جو اسے خوبصورت بنا دیتی ہیں۔ ایک ہی حیثیت رکھنے والی یکساں جگہ میں بظاہر ایک ہی جیسے دو مکانوں میں سے ایک پانچ ہزار کی مالیت کا ہوگا اور دوسرا ایک لاکھ کی مالیت کا۔ گویا

تزئین اور آراستگی

سے قیمت بڑھ جاتی ہے سو نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جن کے بغیر نجات ہی نہیں مگر جو دائمی نیکیاں میں نے بیان کی ہیں۔ وہ اعمال کی عمارت کو خوبصورت بنا دیتی ہیں۔ اور یہی وہ امور ہیں جن کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث کیا گیا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

هو الذی بعث فی الامیین
رسولاً منهم یتلوا علیهم
اٰیاته و یزکیهم و یعلمهم
الکتاب والحکمة

اس میں تین امور کو بیان کیا ہے۔ یعنی پہلے تبلیغ ہے پھر تعلیم اور پھر تربیت اور یہی وہ چیزیں ہیں جن کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ساری دنیا سے افضل ہیں اور سب انبیاء پر آپ کو فضیلت تامہ حاصل ہے۔ باقی انبیاء کی یہ نیکیاں ختم ہو گئیں مگر آپ کی قیامت تک جاری رہیں گی۔ اس لئے آپ سب سے بلند تر مقام پر فائز ہیں۔

اس وقت میں ان میں سے صرف ایک نیکی یعنی

تربیت

کو لیتا ہوں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

قوا انفسکم و اهلیکم
ناراً

یعنی اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔ دنیا میں کون آدمی شریف کہلا سکتا ہے۔ جو مقدرت کے باوجود اپنی اولاد کو تعلیم نہ دلائے۔ ان کی صحت کی حفاظت کے سامان نہ کرے۔ پھر وہ انسان کس طرح شریف کہلا سکتا ہے۔ جس کی اولاد کو دین سے مس نہ ہو یاد رکھنا چاہیئے کہ عبادات میں اعلیٰ نیکی نماز ہے۔ یہ ایک فرقان و امتیاز ہے مومن و کافر میں۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منافق کی علامت یہ بتائی ہے کہ وہ عشاء اور فجر کی نماز میں نہیں آتا۔ لیکن مومن سوائے جائز معذوری کے ضرور آتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق نماز ادا کرتا ہے۔ تو بیعت میں سب سے

پہلی چیز نماز ہے

اور دوسری ان کو دین سے واقف کرانا۔ تعلیم کے بعض حصے استادوں سے متعلق نہیں ہوتے بلکہ اولاد کو ان سے آگاہ کرنا والدین کا فرض ہوتا ہے۔ مثلاً انہیں بتانا کہ تمہارا پیدا کرنے والا کون ہے۔ رسول کون ہے امام کون ہے۔ پھر نظام سلسلہ سے انہیں آگاہ کرتے رہنا۔ اگر یہ باتیں آہستہ آہستہ بچوں کے کان میں ڈالی جائیں۔ تو بہت فائدہ ہوتا ہے ایسی اولاد اگر بگڑ بھی جائے۔ تو نظام سلسلہ سے ڈرتی رہتی ہے۔ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ

ان کی شکایت

خلیفۂ وقت یا کارکنوں کو نہ پہنچ جائے۔ وہ بے شک دوڑیں گے کودیں گے۔ مگر ان کا گلہ سلسلہ کے رسہ سے بندھا ہوا ہوگا۔ اور ان کی آوارگی ایک محدود دائرہ کے اندر ہوگی۔ لیکن جن بچوں کو والدین

سلسلہ کے نظام

سے واقف نہیں کرتے۔ وہ برملا کہہ دیتے ہیں کہ ہم تمہاری بات نہیں مانتے۔ ہوں گے تو دونوں آوارہ۔ لیکن ایک کے گلے میں ایک لمبا رسہ ہوگا۔ اور وہ اس کی حد کے اندر دوڑتا رہے گا۔ لیکن دوسرا بالکل آزاد ہوگا۔ پہلے کو کلیتہً بگاڑنا قریباً ناممکن ہوگا۔ بری صحبت اس کے اندر آوارگی پیدا کرے گی۔ مگر سلسلہ کے ساتھ وابستگی ضرور رہے گی۔ حتیٰ کہ کسی وقت اس کے اندر نشیت پیدا ہو جائے گی۔ اور وہ واپس آ جائے گا۔ اس لئے تربیت کے لئے بچوں کو ایسی باتیں بتاتے رہنا نہایت ضروری ہے۔ اسی طرح نماز بھی تربیت کے لئے بہت ضروری چیز ہے۔ اس کے بغیر انسان کو کوئی نور نہیں مل سکتا اور جس دن کوئی نماز ناغہ ہو جائے۔ اس دن انسان کی

روحانی لحاظ سے موت

واقع ہو جاتی ہے۔ اور یہ سب کو معلوم ہے کہ لولے لنگڑے کو صحت ہو جاتی ہے۔ بیمار اچھے ہو سکتے ہیں۔ لیکن مردہ کو زندہ کرنا ممکن نہیں اسی طرح نماز کے تارک کو ابھارنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے ہر شخص جو چاہتا ہے کہ دائمی نیکی کرے۔ اسے چاہیئے کہ اس بات کو اپنے فرائض میں داخل کرے کہ

اولاد کو نماز کی تعلیم

دینی ہے۔ بلکہ بچوں کو نماز میں ساتھ لائے۔ اور اگر معذور ہے تو بھیجے بلکہ جو معذور ہے اسے چاہیئے کہ زیادہ زور اور تاکید کے ساتھ کہتا رہے تا اس کے بچے یہ خیال نہ کر لیں۔ کہ وہ نمازوں میں سست ہے۔ اسے چاہیئے کہ انہیں بار بار سمجھاتا رہے۔ میں معذور ہوں اس لئے شامل نہیں ہو سکتا۔ تم جاؤ اور نماز پڑھ آؤ۔ اور پھر اس بات کی نگرانی کرے کہ وہ جاتے ہیں یا نہیں۔ مگر بہت سے لوگ ہیں جو اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور میں نے نہایت افسوس سے دیکھا ہے کہ یہاں مرکز میں بھی

نمازوں کے وقت

بعض لوگ شور مچاتے رہتے ہیں مگر انہیں کوئی نہیں سمجھاتا۔ کہ نماز ہو رہی ہے شور نہ ڈالیں۔ پرسوں کا ہی واقعہ ہے کہ میں نماز پڑھا رہا تھا کہ ایک چھوٹی بچی کی آواز نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا۔ کوئی دیہاتی عورت کچھ بیچ رہی تھی۔ اس لڑکی نے کہا تمہیں شرم نہیں آتی۔ حضرت صاحب تو نماز پڑھا رہے ہیں اور تم شور کرتی پھرتی ہو۔ معلوم ہوتا ہے اس کے والدین نے اس کے کان میں یہ بات ڈالی ہوئی تھی کہ نماز کے وقت شور کرنا نہیں چاہیئے۔ وہ خود نماز میں شامل نہ تھی اور کھیلتی پھرتی تھی۔ لیکن اتنا احساس اسے ضرور تھا۔ مجھے اس بات سے اس قدر لطف آیا۔ کہ چاہا نماز ختم کر کے اس کا پتہ کروں کہ وہ کون تھی تو بچوں کے دل میں جو بات ڈالی جائے۔ وہ بڑا اثر کرتی ہے اور اگر انہیں

مسجد میں جانے کا عادی

بنا دیا جائے۔ تو وہ ایسے آوارہ کبھی نہیں ہو سکتے کہ اصلاح نہ ہو سکے۔

پس میں مرکز کے لوگوں کو خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں کہ وہ بچوں کو نماز کی عادت ڈالیں۔ نماز کے لئے انہیں ساتھ لے جائیں اور اگر خود معذور ہوں تو انہیں ضرور بھیج دیں۔ اور پھر نگرانی کریں کہ وہ جاتے ہیں یا نہیں۔ پھر بچہ جب ذرا بڑا ہو جائے تو اسے

تہجد کی عادت

ڈالیں۔ کیونکہ میرے نزدیک تہجد کی عادت اسی عمر میں پڑ سکتی ہے۔ بعد میں بہت مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے انہیں تہجد کی عادت ڈالیں۔ اور ذکر کرنا سکھائیں۔ اس سے طبیعت کا لاابالی پن دور ہو کر رقت قلب پیدا ہوگی دوسری چیز جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں بہت احتیاط کی ضرورت ہے وہ

جھوٹ ہے

میں نے بہت افسوس کے ساتھ دیکھا ہے۔ کہ جب بھی کبھی مجھے کسی مقدمہ کی تحقیقات کا موقعہ ملا۔ میں نے محسوس کیا۔ کہ بڑے لوگوں میں سے بھی بعض تو صریح جھوٹ بولتے ہیں۔ اور بعض جھوٹ بولنے کے لئے کوئی بہانہ اپنے نفس میں بنا لیتے ہیں۔ مگر یہ طریق بھی درست نہیں۔ اس سے انسان کے اندر بزدلی پیدا ہوتی ہے اگر غلطی ہو جائے تو اس کا اقرار ہی مناسب ہے اور اگر اس طرح دنیوی طور پر نقصان بھی ہو جائے تو اخروی نقصان کے مقابلہ میں جو جھوٹ سے ہوتا ہے اس کی کچھ حقیقت نہیں۔ جھوٹ بولنے والوں کے بچے بھی جھوٹے ہوتے ہیں۔ یہ مت خیال کرو کہ بچہ سمجھ نہیں سکتا۔ کہ اس کے سامنے جھوٹ بولا جا رہا ہے۔

بچوں کی نظر بہت تیز ہوتی ہے

میں نے ایک تماشہ کرنے والے کی کتاب پڑھی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ سب سے زیادہ مشکل وہ کھیل ہوتا ہے۔ جو بچوں کے سامنے کرنا پڑے۔ ایک پروفیسر کو آسانی کے ساتھ دھوکا دیا جا سکتا ہے۔ مگر بچہ کو دھوکا دینا بہت مشکل ہے۔

پس اس کے متعلق بہت نگرانی کرنی چاہیئے کہ بچہ جھوٹ نہ بولے۔ اسے دلیر بنانا چاہیئے اور اسے اچھی طرح سمجھانا چاہیئے۔ کہ اگر وہ صحیح صحیح اپنے قصور کا اعتراف کر لے گا۔ تو اسے کوئی سزا نہیں دی جائے گی۔ جب بچہ کو

سچ بولنے کی عادت

ہو جائے۔ تو اس کا کیریکٹر ایسا مضبوط ہو جاتا ہے کہ وہ دنیا میں کبھی ذلیل نہیں ہو سکتا۔ اس

اس کے مقابلہ میں جھوٹا آدمی کبھی حقیقی عزت حاصل نہیں کر سکتا۔ اور اگر کوئی اس کے سامنے تعریف بھی کرے گا تو وہ محض ظاہرداری ہوگی ورنہ اس کے متعلق لوگوں کے دلوں میں نفرت ہی ہوگی۔ پس کوشش کرو کہ بچے بندوں کے ساتھ تعلقات میں

جھوٹ سے پرہیز

کریں اور خدا تعالےٰ سے تعلق کے سلسلہ میں نماز کے عادی ہو جائیں۔ اگر ان دونوں امور کی نگرانی کی جائے تو بہت حد تک اصلاح ہو سکتی ہے۔

پس میں مرکز کے دوستوں کو بالخصوص اور بیرونی دوستوں کو بالعموم توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ان امور کا خیال رکھیں اور بچوں کی تربیت سے کسی صورت میں بھی غافل نہ ہوں۔ انہیں چھوٹے چھوٹے مسائل یاد کراؤ اور بتاؤ کہ خدا سے ان کا تعلق کیا ہے۔ بندوں سے کیا تعلق ہے۔

سلسلہ کے متعلق

موٹی موٹی باتیں بتا دو۔ پھر خلفاء کے حالات سے آگاہ کرو اور نشاناتِ الٰہیہ یاد کراؤ ان باتوں سے انہیں سلسلہ کے ساتھ وابستگی پیدا ہو جائے گی۔ پھر نماز کا پابند بناؤ۔ بالخصوص نماز باجماعت کی عادت ڈالو اور جھوٹ سے پرہیز کراؤ۔ اگر یہ باتیں پیدا ہو جائیں تو روز بروز کے جھگڑے خود بخود مٹ جائیں گے۔ میں نے دیکھا ہے مرکز میں جوں جوں جماعت بڑھتی جا رہی ہے یہ نقص پیدا ہوتے جا رہے ہیں۔ بچوں کو

مسائل سے آگاہ

نہیں کیا جاتا۔ نماز کی پابندی نہیں کرائی جاتی اور جھوٹ سے پرہیز نہیں کرایا جاتا ماں باپ کا فرض ہے کہ وہ انہیں ان باتوں کا عادی بنائیں اور اس طرح

دائمی نیکی

کرنے والوں میں شامل ہوں۔ اس طرح ان کے باغ میں قیامت تک نئے نئے درخت پیدا ہوتے رہیں گے کیونکہ ان کی تربیت سے ان کی اولاد کی اصلاح ہوگی اور ان کے ذریعہ ان کی اولاد کی۔ اور اس طرح یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ بلکہ یہ تو ایسا کام ہے کہ جن کے ہاں اولاد نہ ہو انہیں چاہیئے کہ یتامیٰ کو پال کر یہ ثواب حاصل کریں۔ لیکن جن کو اللہ تعالےٰ نے اولاد دی ہے وہ اگر اس سے محروم رہتے ہیں تو ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے گھر میں گنگا بہہ رہی ہو۔ لیکن وہ گندے ہاتھ لے کر بیٹھا رہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کے ہاں دو لڑکیاں ہوں اور وہ ان کی صحیح تربیت کرے تو میں اس کے ساتھ جنت کا وعدہ کرتا ہوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ

اولاد کی صحیح تربیت

انسان کو جنت کا وارث بنا دیتی ہے۔ پس اگر تبلیغ اور تعلیم کے کام مشکل ہیں تو کم از کم اپنی اولاد کی تربیت تو کسی کے لئے مشکل نہیں کہی جا سکتی۔ جو کچھ تمہیں آتا ہے وہ انہیں سکھاؤ اور پھر بچے جو نیکی بجا لائیں گے اس کے ثواب میں سے ایک حصہ تمہیں بھی ملے گا۔ اور جو شخص اتنے آسان ذریعہ کو بھی اختیار نہیں کرتا کہنا پڑے گا کہ نہ اسے

جنت کی قدر

ہے اور نہ خدا تعالےٰ کی خوشنودی کی پرواہ۔ اس کے ایمان میں نقص ہے۔ لیکن جس کے دل میں کچھ بھی قدر ہے وہ اتنا آسان طریق سُنکر خوشی سے اُچھل پڑے گا۔

میں اللہ تعالےٰ سے دُعا

کرتا ہوں کہ وہ ہمیں نیک اعمال بجا لانے کی توفیق دے۔ اور پھر یہ بھی توفیق دے کہ نیکی کو اپنے تک ہی محدود نہ رکھیں بلکہ اپنی اولادوں کے اندر بھی اسے پیدا کریں تا یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے اور یہ کام کچھ بھی مشکل نہیں صرف ارادہ اور نیت کی دیر ہے اور جب انسان کسی کام کی نیت کرے تو خواہ وہ مشکل ہو پھر بھی آسان ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں۔ نہ کبھی ان کے لئے دُعا کرتے ہیں اور نہ مراتب تربیت کو مدِنظر رکھتے ہیں۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۷۲)

اخبار احمدیہ

۲ جون تا ۷ جون ۱۹۶۵ء

● اس ہفتہ بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ الحمد للہ۔ احباب حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

● یہ خبر خوشی کے ساتھ سُنی جائے گی کہ اللہ تعالےٰ نے صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ اور مکرم چوہدری ناصر محمد صاحب سیال کو مورخہ ۲۹ مئی کو ایک اور بچی عطا فرمائی۔ نومولودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی نواسی اور حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی اللہ عنہ کی پوتی ہے۔

● محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر انگلستان کی احمدی جماعتوں کا دورہ کرنے کے بعد بخیریت کوپن ہیگن پہنچ گئے ہیں اللہ تعالےٰ اس سفر میں محترم صاحبزادہ صاحب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے قادیان سے اطلاع دی ہے کہ پچھلے دنوں انہیں موٹر کار کے حادثہ سے جو چوٹیں آئی تھیں ان سے اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے بڑی حد تک آرام ہے البتہ بازو ابھی متورم ہے۔ آپ نے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کیا ہے جو تاروں اور خطوط کے ذریعہ سے صحت کے متعلق دریافت کرتے رہے اور دعائیں فرماتے رہے ہیں۔ آپ نے صحت کاملہ کے لئے احباب سے دعا کی درخواست کی ہے۔

● مشرقی پاکستان سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حالیہ قیامت خیز طوفان میں جماعت کے ایک مخلص نوجوان پروفیسر نذیر احمد صاحب ایم اے لاپتہ ہیں احباب پروفیسر صاحب کی سلامتی کے لئے دعا فرمائیں۔

● محترمہ صاحبزادی سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء ڈھاکہ کا اپریشن کامیاب رہا ہے اب آپ ہسپتال سے گھر آ گئی ہیں۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

● مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے ایک ماہ کے لئے منعقد ہونے والی تعلیم القرآن کلاس کا پروگرام شائع کر دیا ہے۔ یہ کلاس یکم جولائی کو سات بجے صبح مسجد مبارک ربوہ میں شروع ہوگی اور اس میں جماعت کے متعدد بزرگ اور علماء اہم دینی مسائل پڑھائیں گے۔ اس میں حصہ لینے والے باہر کے احباب کے قیام و طعام کا انتظام دارالضیافت میں ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق بستر اور نوٹس لکھنے کے لئے قلم اور کاپی ہمراہ لانا ضروری ہے۔

● یہ خبر افسوس کے ساتھ سُنی جائے گی کہ سلسلہ احمدیہ کے ایک مخلص عالم اور دیرینہ خادم دین الحاج مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر مورخہ ۲۰ مئی کو حیدرآباد دکن (بھارت) میں انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام بخشے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

● ۱۸ جون کو اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات ہو رہے ہیں۔ مکمل نصاب دو روپے میں مل سکتا ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ بچوں کو اس میں شامل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

● یہ خبر خوشی کے ساتھ سُنی جائے گی کہ بورڈ کے مڈل کے امتحان میں نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی ایک طالبہ زاہدہ بنت محمد حسین صاحب نے ۶۹۸ نمبر لے کر ضلع جھنگ میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ سکول کی طرف سے ۱۳ طالبات نے امتحان دیا جن میں سے ۱۲ کامیاب ہوئیں۔

● یکم جون سے ربوہ سے لاہور اور لاہور سے واپس ربوہ کے دو طرفہ سفر کے لئے ریلوے کا واپسی ٹکٹ جاری ہو چکا ہے جو ۵ روپے ۲ پیسے میں ملتا ہے۔ صبح ربوہ سے جو ایکسپریس گاڑی (ریل کار) لاہور جاتی ہے اس کے یکطرفہ کرایہ کی شرح بھی اب کم کر کے ۳ روپے ۱۸ پیسے کر دی گئی ہے۔ احباب اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔

● حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب بھٹی جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ اصحاب کبار میں شمولیت کا شرف حاصل ہے بوجہ ضعفِ پیری مختلف عوارض سے بیمار ہیں۔ اب چند روز سے کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوالات اور اُن کے جوابات

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

(سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل مورخہ ۲۹ مئی)

سوال ۴۹: حضرت مرزا صاحب جماعت بنائے بغیر بھی تبلیغ اسلام کر سکتے تھے۔

جواب۔ کمانڈر انہی لوگوں کو محاذ جنگ پر بھیج سکتا ہے جو فوج میں بھرتی ہو چکے ہوں۔

سوال ۵۰: دفاع عمل کا آغاز کب ہوا۔

جواب۔ قریباً چار ہزار برس قبل جبکہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر فرمائی۔

سوال ۵۱: حضرت مرزا صاحب کے کس کس دعوے کو تسلیم کیا جائے۔

جواب۔ آپ حضورؐ کو صرف مامور من اللہ مان لیجئے

سوال ۵۲: حدیثوں میں حضرت خضر کو موسوی عہد کا ایک شخص بتایا گیا ہے اور آپ لوگ اسی سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لیتے ہیں۔

جواب۔ ہمیں اس سے انکار نہیں کہ خضر نامی کوئی بزرگ اُس زمانے میں بھی موجود ہوں ہم تو یہ کہتے ہیں کہ وہ خضر جو حضرت موسےٰ علیہ السلام کو عالم کشف میں نظر آئے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔

سوال ۵۳: کیا خدا جھوٹ بول سکتا ہے۔

جواب۔ میرے نزدیک تو کوئی شریف آدمی بھی جھوٹ نہیں بول سکتا

سوال ۵۴: شق القمر کا معجزہ ظاہری تھا یا کشفی

جواب۔ ظاہری بھی اور کشفی بھی۔ ظاہری اسلئے کہ دنیا نے اس کا نظارہ عالم ظاہر میں دیکھا اور کشفی اسلئے کہ اس کا وقوع خدا کے کشفی قانون کے تحت ہوا اور اس کی تعبیر تھی زمانہ جاہلیت کے عربوں کی حکومت کا خاتمہ۔

سوال ۵۵: جب دستور حیات مکمل ہے تو آئندہ کسی نبی کی کیا ضرورت ہے؟

جواب۔ جب مکمل قانون کی ایک ایک دفعہ پر ۲۷ دینی دلائل لکھے ہوئے ہوں تو آسمانی جج کے بغیر فیصلہ کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔

سوال ۵۶: احد کون ہے؟

جواب۔ الوہیت میں اللہ تعالےٰ جل شانہٗ اور عبودیت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

سوال ۵۷: اسم "محمد" میں کیا حکمت ہے؟

جواب۔ اس میں یہ پیشگوئی ہے کہ بالآخر ساری دنیا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حمد کے ترانے گائے جائیں گے۔

سوال ۵۸: احمد کون ہے؟

جواب۔ صفت احمدیت کے مظہر اتم اور خدا تعالےٰ کے محب کامل ہونے کے لحاظ سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضورؐ کی سب سے زیادہ تعریف کرنے کے لحاظ سے آپ کے خادم حضرت مسیح موعودؑ

سوال ۵۹: مسئلہ نبوت میں آپ کا فریق لاہور سے کیا اختلاف ہے؟

جواب۔ ہم دونوں ہی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو مسیح موعود اور کثرت مکالمہ مخاطبہ سے مشرف مانتے ہیں فریق لاہور کی نگاہ میں یہ مقام محدثیت ہے اور اللہ تعالیٰ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ہم اس کا نام نبوت رکھتے ہیں۔

سوال ۶۰: تیسری جنگ عظیم کا نتیجہ کیا ہوگا؟

جواب۔ خوں کھل جائیگا لوگوں پر کہ دیں کس سے دیں پاک کر دینے کا تیر تھا کعبہ ہے یا ہر دوار

سوال ۶۱: لکنت کا روحانی علاج کیا ہے؟

جواب۔ تلاوت قرآن مجید

سوال ۶۲: یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی کی وضاحت کریں۔

جواب۔ مثلاً ولید سے حضرت خالد جیسے فاتح اور مجاہد پیدا ہوئے اور حضرت معاویہؓ سے یزید جیسا دشمن اسلام و اہلبیت

سوال ۶۳: اگر خدا موجود ہے تو مادی آنکھ سے نظر کیوں نہیں آتا۔

جواب۔ اس صورت میں وہ محدود ہو جائیگا اور جو محدود ہو وہ خدا نہیں ہو سکتا۔

سوال ۶۴: اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی ظلی نبی نہیں ہوا۔

جواب۔ اس لئے کہ خدا نے نبوت کے حصول کو قبل ازیں کسی رسول کی اطاعت سے مشروط قرار نہیں دیا۔ اور نہ کسی نبی نے یہ دعوےٰ کیا کہ مجھے فلاں نبی کے فیض سے مقام نبوت ملا ہے

سوال ۶۵: مسئلہ قتل مرتد عقل کے منافی کیوں ہے؟

جواب۔ اس لئے کہ اس سے لازم آتا ہے کہ اسلام منافقت کو تو پسند کرتا ہے مگر اعلان کفر کو گوارا نہیں کرتا حالانکہ یہ صریحاً غلط ہے۔

سوال ۶۶: مقام رشک کیا ہے؟

جواب۔ دعا۔

سوال ۶۷: درازی عمر کا نسخہ بتائیے

جواب۔ خدمت دین۔

سوال ۶۸: اطمینان قلب کا ذریعہ کیا ہے

جواب۔ ذکر الٰہی

سوال ۶۹: مومن کا سب سے بڑا خطاب کیا ہے

جواب۔ عبداللہ یعنی خدا کا بندہ

سوال ۷۰: حضرت مسیح موعودؑ کا مطمح نظر دوسروں کے مقابل کیا ہے

جواب۔ دوسرے مسلمان حضرت عیسےٰ کو امتی بنانا چاہتے ہیں اور آپ ساری امت کو عیسیٰ

سوال ۷۱: معراج روحانی ہے یا جسمانی؟

جواب۔ معراج ایک لطیف روحانی جسم کے ساتھ عین حالت بیداری میں ہوا۔

سوال ۷۲: تقویٰ کے معنے کیا ہیں؟

جواب۔ ہر باریک در باریک گناہ سے بچنا

سوال ۷۳: فلاسفر اور نبی میں کیا فرق ہے؟

جواب۔ فلاسفر کہتا ہے کہ اس کائنات کا کوئی خالق ہونا چاہیئے مگر نبی بتاتا ہے کہ خالق ہے

سوال ۷۴: مذہب اور سائنس کا باہمی تعلق کیا ہے؟

جواب۔ مذہب خدا کا قول ہے اور سائنس اس کا فعل

سوال ۷۵: کل شیٔ ھالک الا وجھہ کا مطلب کیا ہے؟

جواب۔ خدا کی توجہ اور حفاظت کے سوا ہر شے ہلاک ہونے والی ہے۔

سوال ۷۶: کیا یہ صحیح ہے کہ چور پر حضرت مسیحؑ کی شبیہ ڈال دی گئی

جواب۔ کیا یہ ممکن ہے کہ معاذ اللہ ابلیس پر حضرت آدم کی نمود ہو یا حضرت ابراہیم کی اور فرعون پر حضرت موسیٰ کی شبیہ پڑ جائے۔

سوال ۷۷: کیا خدا تعالےٰ کوئی اور خدا بھی پیدا کر سکتا ہے؟

جواب۔ جناب عالی جو مخلوق ہوگا وہ خدا کیسے کہلائے گا۔

سوال ۷۸: کیا مخلوق ہمیشہ سے ہے

جواب۔ یقیناً۔ مگر اس کی قدامت شخصی نہیں نوعی ہے

سوال ۷۹: حضرت مسیح موعودؑ کے اخلاق پر روشنی ڈالئے۔

جواب۔ کان خلقہٗ حب محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سوال ۸۰: ڈارون کے نظریہ ارتقاء کی نسبت آپ کیا سمجھتے ہیں؟

جواب۔ مسئلہ ارتقاء درست ہے مگر ہر ایک جنس کا ارتقاء اس کی اپنی جنس ہی میں ہو سکتا ہے غیر جنس میں نہیں بندر سے بندر پیدا ہوتا ہے اور انسان سے انسان

سوال ۸۱: کیا روحوں سے ملاقات ہو سکتی ہے

جواب۔ اہل روحانی مجاہدات کے بعد کشفی طریق سے۔

سوال ۸۲: کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سب جنگیں دفاعی تھیں۔

جواب۔ ہاں مگر یاد رکھئے کہ بعض اوقات جنگی تدبیر کے طور پر دشمن کے حملے کو روک دینے کی سابقت بھی از روئے حقیقت دفاع ہی ہے خلاف دفاع نہیں۔

سوال ۸۳: روح کی اقسام بتائیے؟

جواب۔ (۱) روح نباتی (۲) روح حیوانی (۳) روح انسانی

سوال ۸۴: خدا تعالےٰ کا حسن و احسان کیا ہے

جواب۔ حسن سے مراد خدا تعالیٰ کی صفات حسنہ اور احسان سے مراد ان صفات کا ظہور

سوال ۸۵: عقلاً ثابت کریں کہ آتھم اور لیکھرام سے متعلق پیشگوئیاں انسانی اختراع نہیں تھیں

جواب۔ آتھم بوڑھا تھا اور لیکھرام جوان۔ اگر یہ پیشگوئیاں محض قیاسی ہوتیں تو جوان کے لئے موت کی پیشگوئی مشروط ہوتی اور بوڑھے کے لئے غیر مشروط لیکن معاملہ اسکے برعکس ہے

سوال ۸۶: کیا جنوں کی معرفت چیزیں منگوائی جا سکتی ہیں؟

جواب۔ اس پر ہمارا ایمان ہے مگر عرفان نہیں نیز جنات کی ہمیں اپنی عبادت، معاشرت تمدن اور سیاست وغیرہ امور میں ضرورت ہی کیا ہے۔۔۔ من احسن اسلامہ المرء ترکہ مالا یعنیہ" (المسیح الموعود)

سوال ۸۷: قرآن کریم میں جو قصے درج ہیں وہ بائبل سے لئے گئے ہیں

جواب۔ جس طرح گھاس پھوس اور چارہ گائے کے پیٹ میں جا کر لہو اور پٹھوں میں پہنچ کر دودھ کی شکل اختیار کر لیتا ہے اسی طرح بائبل کی کہانیاں قرآن میں آکر نور و حکمت بن گئی ہیں۔

سوال ۸۸: نزول وحی کے طریقے بتائیے

جواب۔ (۱) براہ راست (۲) تصویری زبان میں (۳) فرشتہ کے ذریعہ۔ (باقی)

درخواست دعا

میرے ۷ ماہ کے بچہ کا ہرنیا کا اپریشن کمبلہ میں ہوا ہے۔ اپریشن خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے۔ بچے کی درازی عمر اور صحت و سلامتی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار عبدالسمیع آف کویت عربیہ)

تریاق اٹھرا علاج اٹھرا کیلئے نور نظر اولاد نرینہ کیلئے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائینگے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتے رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے

وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۷۷۳ میں سردار بی بی زوجہ عبدالرحمٰن صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن چک ۱۲۷ بہلولپور ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی اور آمد نہیں حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپے ہے۔ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ ڈنڈیاں طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی ۱۳۲/- روپے میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ نشان انگوٹھا سردار بی بی

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

گواہ شد:۔ عبدالرحمٰن بقلم خود

مثل نمبر ۱۷۷۷۴ میں ممتاز بیگم زوجہ دانا منظور احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو کہ میری ملکیت ہے۔ میرا حق مہر ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے زیورات حسب ذیل ہیں کڑے طلائی وزنی ۳½ تولہ قیمتی ۲۹۱/- روپے کانٹے طلائی وزنی ½ تولہ قیمتی ۱۹۸/- روپے انگوٹھیاں طلائی چھ عدد وزنی ۲½ تولے قیمتی ۲۹۷/- روپے ٹکہ طلائی وزنی ½ تولہ قیمتی ۱۹۸/- روپے پازیب چاندی یک عدد ۲۵ تولہ قیمتی ۶۷/۳ سکنسار چین چاندی ۲۵ تولہ قیمتی ۶۷/۳ روپے کل قیمت زیور ۱۲۵۶/۶ روپے ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ ممتاز بیگم۔ گواہ شد:۔ منظور احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

مثل نمبر ۱۷۷۷۵ میں عزیز بیگم زوجہ غلام محمد صاحب قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں حق مہر مبلغ ۳۲/- روپے جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ ڈنڈیاں طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی ۱۳۲/- روپے میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ نشان انگوٹھا عزیز بیگم۔

گواہ شد:۔ غلام محمد بقلم خود

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

اس کی وجہ ظاہر ہے آپ کا حساب آپ کی پاس بک میں درج ہے جس سے کسی قسم کی مشکل پیدا نہیں ہوتی۔ روپیہ جمع کرنا ہو یا نکلوانا تمام اندراجات منٹوں میں ہو جاتے ہیں۔ آپ کے کاروبار یا رہائش گاہ کے بالکل قریب ہر جگہ ڈاکخانے موجود ہیں۔

پورے ملک میں 8,700 سے زیادہ ڈاکخانے آپ کی خدمت کے لئے وقف ہیں۔ بڑے ڈاکخانے کے تحت آنے والی کسی بھی شاخ سے روپیہ نکلوانے کی سہولت موجود ہے۔

آپ کی رقم پر 2½ فیصد سالانہ منافع دیا جاتا ہے۔ جس پر انکم ٹیکس معاف ہے اور یہ منافع ہر ماہ جمع ہوتا رہتا ہے

پوسٹ آفس

سیونگ بینک

ہمدردِ نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

ربوہ میں عمارتی لکڑی کی دکان

ہم نے اپنے کرم فرماؤں کی سہولت کے پیش نظر ربوہ میں عمارتی لکڑی کی دکان بھی کھول دی ہے جو کچا بازار دارالرحمت وسطی میں آرا مشین ابراہیم کے نزدیک واقع ہے۔ احباب بہ عایتی نرخوں پر ہر قسم کی عمارتی لکڑی وہاں سے حاصل کریں

مجید آئرن سٹور گولبازار ربوہ

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی۔ دیار۔ کیل۔ پڑتل۔ چیل۔ کافی تعداد میں موجود ہے، ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر ممنون فرمائیں،

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون ۶۲۶۱۸

سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروز پور روڈ لاہور

لائل پور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ لائل پور فون ۳۸۰۸

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

ضرورت

ہم کو مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے خواہشمند اصحاب درخواستیں بھجوادیں یا ذاتی طور پر ملاقات کریں۔

۱- ایک نوجوان بطور MEDICAL REPRESENTATIVE

تعلیم:- بی ایس سی۔ یا بی فارمیسی یا صرف بی اے

تنخواہ:- لیاقت اور تجربہ کے مطابق ۳۰۰/- روپے تک ماہوار

۲- ایک PART TIME اکونٹنٹ کی ضرورت ہے جو کہ DOUBLE ENTRY SYSTEM جانتا ہو۔

شفا میڈیکو ۶۹ نسبت روڈ لاہور

سوکھا پن، دانت نکالنے کی تکالیف، دست، قے اور مٹی کھانے کی عادت بچوں کی صحت کے دشمن ہیں

ان دشمنوں کی دشمن

بے بی ٹانک سے بچے موٹے اور مضبوط ہو جاتے ہیں۔ بڑی شیشی ۳/- چھوٹی شیشی ۱/۲۵ خرچ ڈاک سوا روپیہ۔ کیور میڈیسن کمپنی ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار۔ ربوہ

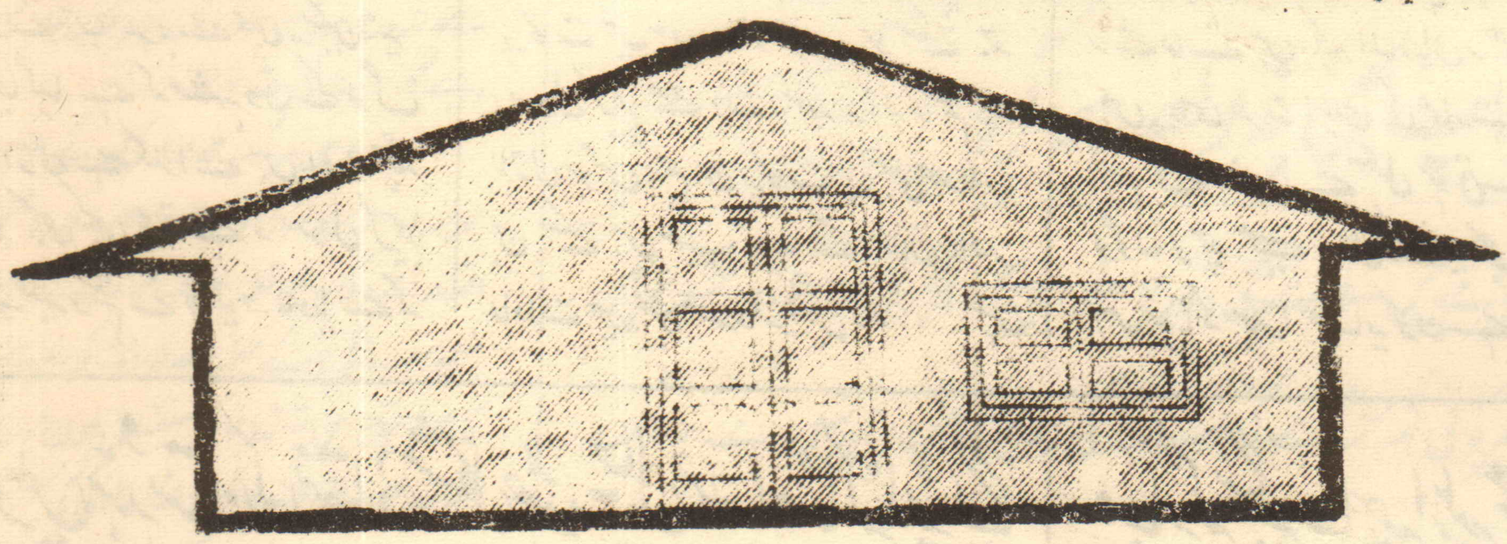

دہرا فائدہ...

رقم بھی بچائیے
انعام بھی پائیے

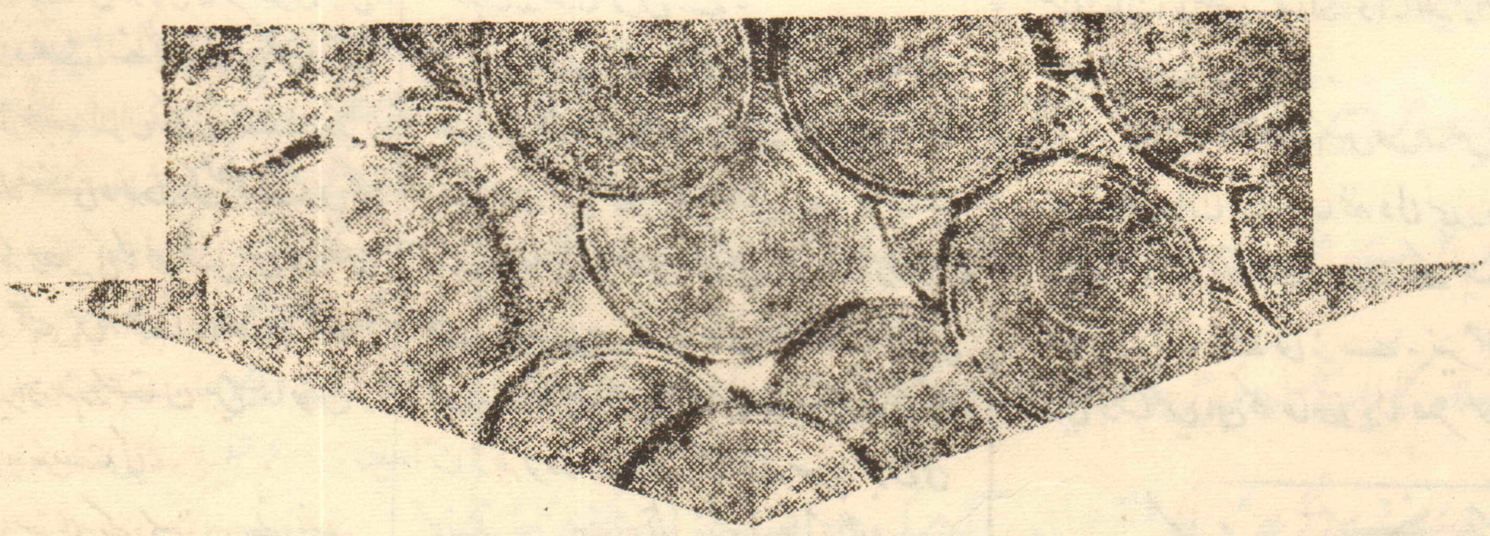

انعامی بونڈ خریدنے میں ہر صورت فائدہ ہے۔ دس روپے والے انعامی بونڈ کے ہر سلسلہ پر 100 روپے سے لیکر 10,000 روپے تک کے 136 انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں۔ اگر آپ کا انعام کسی ایک قرعہ اندازی میں نہیں بھی نکلتا تو کوئی ہرج نہیں آئندہ امید رکھیے۔ بہرحال آپ کی رقم محفوظ ہے جو کسی بھی وقت آپ کے کام آسکتی ہے۔

ہر سلسلہ کے زیادہ سے زیادہ انعامی بونڈ خریدیں اور انہیں سنبھال کر رکھیں۔ بھنائے ہوئے بونڈ جو دوبارہ فروخت کر دیئے جاتے ہیں آپ کیلئے کامیابی کے زیادہ مواقع فراہم کرتے ہیں۔

۱۵ جولائی کو ہونے والی قرعہ اندازی کے لئے ۱۵ جون سے پہلے خریدیئے۔

رقم جمع کرکے بچت کیجئے لمبے وطن کے لئے

انعامی بونڈ

ہر منظور شدہ بینک اور ڈاکخانے سے ملتے ہیں

المناک وفات

میرا بھانجا عزیزم داؤد انور ابن مکرم ملک محمد انور خان صاحب سکنہ لاہور چھاؤنی بعمر تقریباً ۵ برس مورخہ یکم جون ۱۹۶۵ء بروز منگل دوپہر ایک بجے اپنے سکول سے واپس آتے ہوئے ایک ٹرک کے نیچے آکر فوراً ہی وفات پاگیا۔

اس طرح اچانک اور تکلیف دہ وفات کی وجہ سے والدین و دیگر رشتہ دار بے حد نڈھال ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ طور پر درخواست ہے کہ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ ہمارے غم کی شدت کو اپنے فضل سے کم کر دے اور صبر جمیل عطا فرما کر ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

خاکسار ملک منور احمد جاوید

نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

ضروری گزارش

الفضل کے مشتہرین کرام سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینجر)

موجودہ زمانہ میں مہمان نوازی کی روح مٹتی جارہی ہے

ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ اسے دوبارہ زندہ کرے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۵ رجون ۱۹۴۶ء کو مہمان نوازی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

"یہ زمانہ ایسا آگیا ہے کہ مہمان نوازی کی روح مٹتی جارہی ہے اور اب مہمان نوازی کی بجائے ہوٹل اور ریسٹورنٹ کھل گئے ہیں لوگ ہوٹلوں اور ریسٹورنٹس میں ٹھہرتے ہیں۔ زندگی کے تعیش اور غذا کے زیادہ پر تکلف ہو جانے کی وجہ سے مہمان نوازی کی روح مٹتی جاتی ہے اور بعض علاقے تو خاص طور پر مہمان نوازی کے لحاظ سے بدنام ہیں۔ ..... میں یہ تو نہیں کہتا کہ شہروں میں سارے لوگ ہی ایسے ہوتے ہیں۔ شہروں میں اچھے بھی ہوتے ہیں اور برے بھی۔ لیکن یہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ شہروں کے لوگ مہمان نوازی سے کتراتے ہیں اور پھر مہمان تو کبھی کبھی آتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمادیا ہے کہ تم اپنے ہمسائے کو بھی نہ بھولو اور جہاں تک تمہارے گھر کے کھانے کی خوشبو جاتی ہے وہاں تک بسنے والوں کو ہمسایہ سمجھو خواہ وہ کسی مذہب کے ہوں اور ان سے نیک سلوک کرو۔ غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہمان نوازی کو اعلےٰ درجے کا خلق قرار دیا ہے اور حضرت خدیجہؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اعلےٰ صفات میں سے مہمان نوازی کو بھی شمار کیا ہے۔ ہر مومن کو اس کا خیال رکھنا چاہیئے ورنہ ہم ان برکات میں حصہ دار نہیں ہو سکتے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئیں۔ ہم ان برکات میں تبھی حصہ دار بن سکتے ہیں جب آپ کے اخلاق اور عادات میں بھی حصہ دار بنیں۔ ..... پس مہمان نوازی نہایت ہی اعلےٰ اخلاق میں سے ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ اب یہ خلق مٹتا جارہا ہے۔ ہماری جماعت کو اسے دوبارہ زندہ کرنا چاہیئے اور اپنے غریب ہمسایوں کی خبر گیری کرتے رہنا چاہیئے۔ اور ہر نیکی میں حصہ لینے کی کوشش کرنی چاہیئے اور کسی نیکی کو چھوٹا سمجھ کر چھوڑنا نہیں چاہیئے جب عمارت بنائی جاتی ہے تو اس میں کچھ دروازے لگائے جاتے ہیں کچھ کھڑکیاں لگائی جاتی ہیں کچھ طاقچے اور روشندان رکھے جاتے ہیں۔ کچھ الماریاں رکھی جاتی ہیں۔ اسی طرح ایمان کی عمارت بھی مختلف قسم کے اخلاق سے مکمل ہوتی ہے بعض لوگوں کو چھ مہینے سال تک یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ ہمارا ہمسایہ کون ہے اور وہ کس حالت میں ہے۔ یہ اسلامی احکام کے خلاف ہے ہر آدمی کو اپنے ہمسائے کی خبر گیری کرنی چاہیئے۔ اس کے علاوہ دوسرے کارکنوں کو بھی چاہیئے کہ وہ مہمان خانہ میں آیا کریں اور باہر سے آنے والے مہمانوں کی خبر گیری کیا کریں۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا اور اب پھر کہتا ہوں کہ ناظروں اور دوسرے کارکنوں کو چاہیئے کہ وہ مہمان خانہ میں جاکر مہمانوں کی خبر گیری کیا کریں اگر کوئی بات قابل اصلاح دیکھیں تو اس کی اطلاع دیں اور مخلص مہمانوں سے مل کر اپنے ایمان تازہ کیا کریں۔ اور کمزور ایمان والوں سے مل کر ان کا ایمان مضبوط کریں اور تحقیق حق کرنے والوں کو تحقیق کرنے کا موقع بہم پہنچائیں۔ پھر کئی قسم کے نشانات باہر ظاہر ہوتے رہتے ہیں وہ ان سے سنیں اور کئی قسم کے نشانات جو قادیان میں ظاہر ہوتے ہیں وہ ان کو سنائیں اس طرح دونوں کو فائدہ ہوگا۔ پس ہر احمدی جو مرکز میں رہتا ہے اس کا فرض ہے کہ وہ مہمان خانہ میں جائے اور مہمانوں سے ملے ناظروں اور خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے افراد کا فرض ہے کہ مہمان خانہ میں ضرور جایا کریں اور مہمانوں کی خبر گیری کیا کریں اور ان سے محبت اور دوستی کے تعلقات قائم کریں۔"

(الفضل یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء)

الجزائر میں ہندوستان کو انتہائی مشکل صورت حال کا سامنا کرنا پڑیگا

عرب رہنما بھارتی مسلمانوں پر مظالم کی شدید مذمت کریں گے

راولپنڈی ۸ رجون۔ بھارتی وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری کو ان کے دوستوں اور بہی خواہوں نے مشورہ دیا ہے کہ وہ پاکستان کے متعلق اور خاص طور پر کشمیر کے بارے میں اپنا موجودہ سخت رویہ ترک کر دیں۔ ان کا موقف یہ ہے کہ عنقریب لندن اور الجزیرہ میں جو اہم بین الاقوامی کانفرنسیں منعقد ہو رہی ہیں ان کے پیش نظر رویہ میں تبدیلی انتہائی ضروری ہے ان دونوں کانفرنسوں میں تنازعہ کشمیر زیر بحث آئے گا۔ الجزیرہ میں افریشیائی کانفرنس میں تو عرب ملکوں کے نمائندے ہندوستان کے سیکولزم کے متعلق دعووں کی تضحیک کریں گے حال ہی میں مکہ معظمہ کی کانفرنس میں وہ اس کا اظہار بھی کر چکے ہیں۔ جہاں انھوں نے مقبوضہ کشمیر اور ہندوستان میں مسلمانوں پر مظالم کی شدید مذمت کی۔

مسٹر شاستری کے دوستوں نے انہیں بتایا ہے کہ پنڈت نہرو کی سخت پالیسی پر عمل کرنے سے بڑی سخت قسم کی الجھنیں پیدا ہوں گی اور مسٹر شاستری کے لئے اپنی پالیسی کو درست ثابت کرنا ممکن نہیں ہوگا۔ مسٹر شاستری کو یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ دونوں کانفرنسوں میں کشمیر کا مسئلہ لازمی طور پر زیر بحث لایا جائے گا۔ توقع کی جاتی ہے کہ افریشیائی کانفرنس میں عرب ملکوں کے نمائندے ہندوستان کی لادینیت کے زبانی دعووں کی سخت مذمت کریں گے۔

دریں اثناء نئی دہلی میں سرکاری طور بتایا گیا ہے کہ رن کچھ کے بارہ میں مذاکرات میں تقریباً تعطل پیدا ہو گیا ہے ایک سرکاری ترجمان نے کل رات کہا کہ حالات جوں کے توں ہیں اور تا حال مصالحت کی کوئی صورت نظر نہیں آتی ترجمان نے یہ بھی کہا کہ اس تنازعہ کو دولت مشترکہ کے سربراہوں کی کانفرنس میں نہیں اٹھانے دیا جائے گا۔

ادھر بھارتی وزیر اعظم لال بہادر شاستری نے اعلان کیا ہے کہ بھارت اور پاکستان کے تنازعات امن سے طے کرنے کا وقت نکل گیا ہے اور صورت حال ایسی ہو گئی ہے کہ کسی قسم کی بات چیت مفید نہیں ہو سکتی۔ وہ عثمانیہ یونیورسٹی کے طلباء کے ایک وفد سے بات چیت کر رہے تھے۔

مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب وفات پاگئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ حال نائب ناظر اصلاح وارشاد کی اہلیہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ آج مورخہ ۸ رجون ۱۹۶۵ء بروز سہ شنبہ بوقت فجر قریباً ۵۵ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ آج ۵½ بجے بعد نماز عصر احاطہ مسجد مبارک میں ہوگی۔

ادارہ الفضل اس صدمہ میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب اور آپ کے افراد خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز جملہ پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

بن بیلا پاکستان آئیں گے

کراچی ۸ رجون۔ الجزائر کے صدر سید احمد بن بیلا اس سال کے آخر میں پاکستان کا دورہ کریں گے۔ اس امر کا اعلان الجزائر کے سفیر مقیم کراچی نے کیا ہے انہوں نے بتایا کہ صدر بن بیلا پاکستان کا دورہ کرنے کے خواہش مند ہیں اور مجھے توقع ہے کہ ان کے دورے سے دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات کا نیا دور شروع ہوگا

سبوڈینر ابا ۵۲۵۴۷